



سوال

عمامہ (پگڑی) کے بغیر امامت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں بعض لوگ اس امام کے پیچھے نماز جاز نہیں سمجھتے جس نے عمامہ نہ پہنا ہو بلکہ عمامہ کے بغیر امامت کو وہ سنت کے خلاف سمجھتے ہیں اسی لئے بعض لوگ اپنی مسجدوں کے محرابوں میں عماموں کو تیار رکھتے ہیں تاکہ بوقت امامت امام عمامہ کو لپٹنے سر پر رکھ لے تو اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا شرعی نقطہ نگاہ سے اس میں کوئی فرق ہے کہ بوقت امامت سر پر عمامہ ہو یا ٹوپی؟ نیز بوقت امامت لوگ مختلف قسم کی ٹوپیاں جو استعمال کرتے ہیں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جعفر بن عمرو بن حریش نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمبر پر دیکھا ہے کہ:

(روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النبر وعلیہ عمامہ سوداء قد ارضی طرفا ین کتبیہ) (صحیح مسلم)

"آپ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا اور اس کے کنارے آپ نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رکھا تھا۔ امام ترمذی نے ناخ ازا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو لپٹنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکالیتے تھے ان روایات کے پیش نظر بہت سے علماء نے امام ہو یا مقتدی سب کے لئے عمامہ پہننا اور اس کے کچھ حصہ کو لٹکانا مستحب قرار دیا ہے حافظہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ٹوپی پر عمامہ باندھتے اور کبھی ٹوپی کے بغیر اور کبھی آپ ٹوپی ہی پہن لیتے اور عمامہ استعمال نہ فرماتے اس مسئلہ میں گنجائش ہے کیونکہ یہ ثابت نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ استعمال کرنے کا حکم دیا ہو یا آپ نے خود اس کی ہمیشہ پابندی فرمائی ہو اور اس پر بھی تمام امت کا اجماع ہے کہ عمامہ نماز یا جماعت کی صحت کے لئے شرط بھی نہیں ہے تو اس کو لازم قرار دینا بھی دین میں تکلف اور تشدد ہے اور جو شخص دین میں تکلف اور تشدد کو اختیار کرے گا دین اس پر غالب آجائے گا۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

ج 1 ص 502

محدث فتویٰ